بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۸ — سیفون: ۴۴۹

جلد ۷۵ — اتوار ۸ صفر ۱۴۰۲ھ، ۶ نبوت ۱۳۶۰ھ، ۶ دسمبر ۱۹۸۱ء — نمبر ۲۷۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ فتح / دسمبر۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت کوفت اور ضعف کی وجہ سے کافی خراب ہے۔

احباب کرام التزام اور خصوصی توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب آقا کو فکر اور پریشانیوں سے نجات دے۔ آپ کو صحت کامل عطا کرے اور اپنے فرشتوں کی تائید و حمایت سے ہر آن اور ہر لحظہ سرفراز کرتا چلا جائے۔ آمین!

● حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین!

ضروری اعلان

سالِ گذشتہ کے جلسہ سالانہ پر غیر ملکی مہمانوں کے لئے ترجمانی کا نظام مکرم منیر احمد صاحب فرخ کی زیرِ نگرانی قائم کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں جن اصحاب نے ان کے ساتھ کام کیا تھا وہ جلد تر اپنے پتہ جات سے اُن کو اس پتہ پر مطلع کریں۔

مکرم منیر احمد صاحب فرخ
مکان نمبر ۳۰۱ — G/8/2
اسلام آباد
فون: دفتر ۴۲۶۱۱ — گھر ۵۲۷۸۱۰

— عبدالرشید یحییٰ۔ انچارج شعبہ ترجمانی جلسہ سالانہ۔ نظارت اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

"جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں"
(ارشاد حضرت اقدس)

قدرتِ ثانیہ کے دورِ ثالثہ کا ایک اور کارنامہ

یورو بازبان میں ترجمہ قرآن کریم کے تیسرے ایڈیشن کی اشاعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ زبان نائیجیریا اور کئی ہمسایہ ممالک میں وسیع پیمانے پر بولی جاتی ہے

نائیجیریا مشن کی طرف سے تفسیرِ قرآن کے یورو بازبان میں ترجمے کا منصوبہ بھی شروع کر دیا گیا

لیگوس (نائیجیریا) الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث کے بابرکت دور میں خدمتِ قرآن کا ایک اور اہم مرحلہ جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کو سر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ نائیجیریا کے امیرِ جماعت اور مشنری انچارج مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد نے اپنی تازہ ترین رپورٹ میں بتایا ہے کہ نائیجیریا اور ہمسایہ افریقی ملکوں میں وسیع پیمانے پر بولی جانے والی ایک اہم زبان "یوروبا" میں ترجمہ قرآن کریم کا تیسرا ایڈیشن چھپ کر مارکیٹ میں آگیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہاتھوں ہاتھ بک رہا ہے۔ یہ ترجمہ قرآن ہانگ کانگ کے ایک اشاعتی ادارے کے ذریعے طبع کروایا گیا ہے۔ اس میں سفید کاغذ اور مضبوط اور خوبصورت جلد استعمال کی گئی ہے اور اس میں سابقہ دو ایڈیشنوں کی نسبت بہتری پیدا کی گئی ہے۔ مکرم اجمل صاحب نے امید ظاہر کی ہے کہ یہ ترجمہ قرآن یوروبا زبان بولنے والے نائیجیریا اور ہمسایہ ملکوں کے افراد کی طلب پوری کر سکے گا۔ اس ترجمہ قرآن کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ پانچ برسوں کے اندر اندر اس کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

مختصر تاریخ

جماعت احمدیہ نائیجیریا کے ترجمان ہفتہ وار ٹروتھ نے اپنی ۲۰ نومبر ۱۹۸۱ء کی اشاعت میں اس کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یوروبا زبان میں قرآن کریم کا مکمل ترجمہ سب سے پہلے ۱۹۷۶ء میں یونیورسٹی پریس ابادان (نائیجیریا) سے طبع ہوا۔ یہ ترجمہ ڈیڑھ سال کی مدت میں ختم ہو گیا۔ چنانچہ ۱۹۷۸ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن بھی پانچ ہزار ہی کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ اس دفعہ یہ ایڈیشن ہانگ کانگ سے شائع کروایا گیا۔ اس میں پہلے ایڈیشن کی نسبت بعض تبدیلیاں کی گئیں اور پہلے سے بہتر اور دلکش جلد بندھوائی گئی۔ یہ دوسرا ایڈیشن اتنا مقبول ہوا کہ ایک سال کے اندر اندر یہ مارکیٹ میں ختم ہو گیا اور اپنی زبردست مقبولیت کی وجہ سے دوگنی اور بعض اوقات اس سے بھی زائد قیمت پر فروخت ہوتا رہا۔ توقع ہے کہ یہ تیسرا ایڈیشن بھی جلد ختم ہو جائے گا اور جلد ہی چوتھے ایڈیشن کی ضرورت محسوس ہونے لگ جائے گی۔

ماسٹر پلان

ٹروتھ اپنی اسی اشاعت میں لکھتا ہے کہ یوروبا زبان میں یہ ترجمۂ قرآن اس ماسٹر پلان کا حصہ ہے جو سیدنا حضرت المصلح الموعود نے بنایا تھا اور جس کا مقصد دُنیا بھر کی زبانوں میں ترجمۂ قرآن مہیا کرنا تھا۔ موجودہ دور میں اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے میں پہلے کی نسبت بہت تیزی آگئی ہے کیونکہ مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم وسیع پیمانے پر ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو کر خلقِ خدا کی ہدایت کا موجب بن رہے ہیں۔ اور تراجم قرآن کی اشاعت کا کام اس

(باقی صفحہ ۸ پر)

جماعتِ احمدیہ کا نواسی واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعتِ احمدیہ کا نواسی واں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۶۰ھش (دسمبر ۱۹۸۱ء) بروز ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔

احباب اس بابرکت جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں!

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اہالیانِ ربوہ توجہ فرمائیں

"ربوہ میں ایک مہمان کو اگر ایک کانٹا بھی چبھ جائے تو ہمارے لئے دکھ اور شرم کی بات ہوگی"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں آپ سے التماس ہے کہ!

- اپنے اپنے گھروں اور ان کے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔
- گلیوں اور راستوں پر کوڑا کرکٹ پھینکنے کی بجائے مناسب جگہ پر گڑھا کھود کر دبا دیں۔
- گھروں کے سامنے کی نالیوں کی صفائی کی جائے۔ اور گندے پانی کے نکاس کا انتظام کیا جائے۔
- خودرو اور فالتو جھاڑیاں اور ان کی زائد شاخوں کی کانٹ چھانٹ کی جائے۔
- دکانوں، کھوکے والے اور ریڑھیوں والے اپنی دکانوں کے ساتھ ڈرم وغیرہ رکھیں تاکہ جو شخص کوئی چیز کھائے تو اس کا چھلکا سڑک پر نہ پھینکے۔
- راستوں، نالیوں، پلیوں اور گڑھوں وغیرہ کی صفائی، درستگی اور چھڑکاؤ کا باقاعدہ انتظام کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر کماحقہ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے تا آپ کے ارشاد کے مطابق ربوہ فی الحقیقت ایک

"غریب دُلہن"

کی طرح سج جائے۔

(مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔

الفضل

۸ر صفر ۱۴۰۲ھ

۶ر فتح ۱۳۶۰ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز کی روح اور اس کی اصل حقیقت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نماز کو اس کی پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنے کا بار بار حکم دیا ہے نیز نماز کی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات پر روشنی ڈال کر مومنوں کو توجہ دلائی کہ وہ صحیح معنوں میں نمازی بنیں تاکہ وہ اس کی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات سے مستفیض ہوں۔

نماز کی ایک عظیم الشان برکت اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے یہ تمام بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ اور (انسان) میں نیکیاں بجا لانے کی اہلیت پیدا کر کے انہیں ایسا بنا دیتی ہے کہ پھر ہر وقت ہی اللہ کی یاد میں محو رہنا ان کی فطرت کا ایک حصہ بن جاتا ہے۔ جس طرح مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح ایک مومن کو نماز اور ذکر الٰہی کے بغیر چین نہیں آتا۔ وہ نماز پڑھے اور ذکر الٰہی کئے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نماز کی اس عظیم الشان برکت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ط اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ط وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ○

(العنکبوت آیت ۴۶)

ترجمہ:۔ نماز کو (اس کی سب شرائط کے ساتھ) ادا کرو۔ یقیناً نماز سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ اور اللہ کی یاد یقیناً (اور سب کاموں سے) بڑی ہے۔ اور اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔

فی الواقع نماز کی یہ بہت ہی عظیم الشان برکت ہے کہ یہ انسان کے ہر قسم کی برائیوں اور ناپسندیدہ باتوں میں ملوث ہونے کے امکان کو کالعدم کر کے رکھ دیتی ہے اور یادِ الٰہی میں اسے ایسا سُرور آنے لگتا ہے کہ وہ اس کے لئے روح کی غذا بن جاتی ہے حتیٰ کہ وہ اس کے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ لیکن بالعموم دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ نماز تو پڑھتے ہیں لیکن اس کا کوئی اثر ان کے اعمال میں ظاہر نہیں ہوتا۔ نماز پڑھنے کے باوجود وہ برائیوں کے ارتکاب سے باز نہیں آتے۔ اس پر طرّہ یہ کہ وہ یہ کہنے سے بھی نہیں چوکتے کہ ہم تو نماز بھی پڑھتے ہیں پھر بھی برائیاں ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ ان کا یہ طرزِ عمل دیکھ کر غیر مذاہب والوں کو بھی نماز کی انقلاب انگیز تاثیر پر معترض ہونے کا موقع ملتا ہے اور وہ بھی زبانِ طعنہ دراز کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جو نماز پڑھنے کے باوجود برائیوں سے باز نہیں آتے خبردار کیا ہے کہ ان کی نماز فی الحقیقت نماز ہوتی ہی نہیں کیونکہ وہ محض رسم اور عادت کے طور پر بے دلی سے نماز پڑھتے ہیں۔ نماز کی اصل روح اور حقیقت سے وہ سراسر ناآشنا ہوتے ہیں اسی لیئے اللہ تعالیٰ نے انہیں نمازیں پڑھنے کے باوجود ہلاکت سے ڈرایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۙ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ۙ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ○

(الماعون آیات ۵ تا ۸)

ترجمہ:۔ اور اُن نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو صرف دکھاوے سے کام لیتے ہیں اور عام استعمال کی معمولی چیزوں کو بھی (دوسروں کو عاریۃً) دینے سے روکے رکھتے ہیں۔

اسی لئے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس نے ایسے نمازیوں اور ان کی غفلت سے بھری ہوئی نماز کے متعلق فرمایا ہے۔

"آجکل لوگ جلدی جلدی نماز کو ختم کرتے ہیں اور پیچھے لمبی دعائیں مانگنے بیٹھتے ہیں یہ بدعت ہے۔ جس نماز میں تضرّع نہیں، خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں، خدا تعالیٰ سے رقت کے ساتھ دعا نہیں وہ نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی نماز ہے۔ نماز وہ ہے جس جس میں دعا کا مزا آجاوے ..... جس نماز میں دل کہیں ہے اور خیال کسی طرف ہے اور منہ سے کچھ نکلتا ہے وہ ایک لعنت ہے جو آدمی کے منہ پر واپس ماری جاتی ہے اور قبول نہیں ہوتی" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۰)

اب رہا سوال کہ نماز کی روح اور اس کی اصل حقیقت (جس کی وجہ سے وہ نماز پڑھنے والے کو ہر قسم کی برائیوں اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے) کیا ہے؟ سو اس کا جواب سیدنا حضرت اقدس نے یہ دیا ہے کہ نماز اپنے اصلی معنوں کی رُو سے ربوبیت اور عبودیت کے باہمی تعلق کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ جب تک یہ تعلق قائم نہ ہو اور اس کا اثر ظاہر نہ ہو اس وقت تک ظاہری نماز کی حیثیت ٹکریں مارنے سے زیادہ نہیں ہوتی۔ بھلا ایسی بے روح نماز کسی کو برائیوں سے کیسے روک سکتی ہے۔ چنانچہ آپ نماز کی روح اور اس کی اصل حقیقت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"نماز میں لذت اور سرور بھی عبودیت اور ربوبیت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک (انسان) اپنے آپ کو عدم محض یا مشابہ بالعدم قرار دے کر جو ربوبیت کا ذاتی تقاضہ ہے نہ ڈال دے اُس (یعنی ربوبیت) کا فیضان اور پرتو اُس پر نہیں پڑتا۔ اور اگر ایسا ہو (یعنی انسان اپنے آپ کو عدم محض یا مشابہ بالعدم قرار دے کر آستانۂ الوہیت پر گرے) تو پھر اعلیٰ درجہ کی لذت حاصل ہوتی ہے جس سے بڑھ کر کوئی خط نہیں ہے۔ اس مقام پر انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہو جاتی ہے تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے اور ماسوی اللہ سے اسے انقطاع ہو جاتا ہے۔ اُس وقت خدا تعالیٰ کی محبت اس پر گرتی ہے۔ اُس اتصال کے وقت ان دو جوشوں سے جو اوپر کی طرف سے ربوبیت کا جوش اور نیچے کی طرف سے عبودیت کا جوش ہوتا ہے ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کا نام صلوٰۃ ہے۔ جو سیئات کو بھسم کر دیتی اور اپنی جگہ ایک نور اور چمک چھوڑ دیتی ہے جو سالک کو راستہ کے خطرات اور مشکلات کے وقت ایک منوّر شمع کا کام دیتی ہے اور ہر قسم کے خس و خاشاک اور ٹھوکر کے پتھروں اور خار و خس سے جو اس کی راہ میں ہوتے ہیں آگاہ کر کے بچاتی ہے اور یہی وہ حالت ہے جبکہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ کا اطلاق اس پر ہوتا ہے کیونکہ اس کے ہاتھ میں، نہیں نہیں، اُس کے شمعدانِ دل میں ایک روشن چراغ رکھا ہوا ہوتا ہے۔ اور یہ درجہ کامل تذلّل، کامل نیستی اور فروتنی اور پوری اطاعت سے حاصل ہوتا ہے۔ پھر گناہ کا خیال اسے آ کیونکر سکتا ہے۔ (اطاعتِ الٰہی سے) انکار اس میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ فحشاء کی طرف اس کی نظر اُٹھ ہی نہیں سکتی۔ غرض اسے ایسی لذت اور ایسا سرور حاصل ہوتا ہے کہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اسے کیوں کر بیان کروں"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۹، ۱۰)

الغرض نماز کی روح اور اس کی اصل حقیقت یہ ہے کہ انسان کامل تذلّل، کامل نیستی، کامل فروتنی اور کامل اطاعت کا مظاہرہ کرے اور اپنے آپ کو لاشئ محض سمجھتے ہوئے آستانۂ الٰہی پر جھکے تا اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا فیضان اور پرتو اُس پر پڑے۔ نماز کی یہی وہ کیفیت ہے جس سے ہر قسم کی برائیوں اور ناپسندیدہ باتوں کے ارتکاب کا امکان کالعدم ہوتا ہے اور یادِ الٰہی میں پُر کیف محویت نصیب ہوتی ہے۔ نماز کی یہی وہ کیفیت ہے جس سے سیدنا حضرت اقدس نے اپنے اصحاب کو متصف کیا۔ اس کیفیت سے اپنے آپ کو نسلاً بعد نسلٍ متصف کرتے چلے جانا ہمارا اوّلین فرض ہے۔

تبلیغ اور خُلق خدام کیلئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلیغ میں جو عظیم کامیابیاں حاصل ہوئیں اُس میں آپ کے "خُلقٍ عَظِیْمٍ" اور اوصاف کریمانہ کا بڑا ہاتھ تھا۔

مکہ میں ایک عورت روزانہ آپ پر گند پھینکتی تھی ایک روز آپ گزرے تو اُس نے گند نہ پھینکا جس پر آپ کو فکر دامنگیر ہوئی کہ اُسے کیا ہو گیا آج اس نے مجھے تکلیف نہیں دی۔ چنانچہ پتہ چلا کہ بیمار ہے تو آپ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ وہ یہ دیکھ کر حیران ہو گئی کہ جسے روزانہ میں ستایا کرتی تھی آج وہ میری تیمارداری کے لیے آیا ہے۔ اُسی وقت کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئی۔

آنحضورؐ کا یہ خوب صورت اُسوہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ آپؐ کی پیروی میں کامیاب تبلیغ کے لیے کسی کو بھی اپنا دشمن نہ سمجھیں اور تکلیف دینے والوں کو بھی تکلیف میں پائیں تو راحت پہنچائیں۔

(مہتمم اصلاح وارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

"ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اُس پاک نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا۔"

(نسیم دعوت صفحہ ۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیرت الٰہی کے عبرتناک نمونے

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری - بی۔ایس سی - شاہد - ربوہ

(۳)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی برکت سے یہی دولت آپ کے متبعین کو بھی حاصل ہوئی چنانچہ جماعت احمدیہ کے افراد میں اللہ تعالیٰ کی غیرت کے چھوٹے بڑے نمونے بڑی کثرت سے ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

(۱) الحاجی مولانا عبدالکریم آف کراچی لکھتے ہیں۔ جب میں برٹش آرمی میں اپنی ملازمت کے دوران مصر میں مقیم تھا یہ قبل از تقسیم ہند کی بات ہے تو وہاں کے امریکن مشن کے ایک ۷۵ سالہ بوڑھے پادری کے ساتھ میری کامیاب گفتگو کے نتیجے میں پندرہ بیس قبطی مسلمان جو بپتسمہ لینے ہی والے تھے عیسائی ہونے سے بچ گئے۔ اپنی اس ناکامی کا بدلہ لینے کے لئے اس پادری نے میرا پیچھا کیا اور میں جس سیکشن میں بطور ہیڈ کلرک ملازم تھا اس کے انچارج کپتان رائٹ (Wright) سے مل کر اسے اُکسایا اور اس بات پر آمادہ کر لیا کہ مجھے سزا دلوا کر واپس ہندوستان بھجوا دیا جائے چنانچہ ایک دن کپتان نے مجھے بلانے کے لئے گھنٹی بجائی (میرے لئے چھ گھنٹیاں مقرر تھیں) میرا کمرہ ان کے کمرے سے کچھ فاصلے پر تھا۔ میں ابھی اپنے کاغذات تیار کر کے چپڑاسی کو دے ہی رہا تھا کہ کپتان نے گھنٹی بجا کر اپنے دوسرے ہیڈ کلرک کو بلا لیا جس کا کمرہ اس کے کمرہ سے بالکل قریب تھا۔ چنانچہ میں راستے سے ہی واپس چلا آیا۔ اس پر کپتان موصوف نے میرے خلاف شکایت کر دی اور مجھے وارننگ دے دی گئی۔ اس طرح اوپر تلے تین دفعہ شکایت کر کے کپتان نے مجھے تنبیہ دلوائی اور پھر ایک دن سفارش کی کہ میرا کورٹ مارشل کیا جائے۔ چنانچہ مجھے نظر بند کر دیا گیا۔ جو چارج شیٹ مجھے دی گئی اس میں یہ درج تھا کہ میں نے کپتان رائٹ کی چار دفعہ حکم عدولی کی ہے اور یہ کہ میں فلاں تاریخ کو حاضر ہو کر اپنی صفائی پیش کروں جس روز فیصلہ ہونا تھا اس سے ایک دن پہلے کپتان رائٹ نے دفتر میں اعلان کر دیا کہ کل مسٹر احمدی (میں نے فوج میں بھرتی ہونے کے معاً بعد ایک شخص کے یہ کہنے پر کہ ہم احمدیت کو مٹا کر چھوڑیں گے۔ اپنا نام "اے کے احمدی" رکھ لیا تھا) کو ۶ ماہ قید کی سزا ہو جائے گی ایک مصری احمدی دوست السید علی حسن صاحب جو میرے ذریعہ ہی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ جب مَیس (Mess) میں کھانا کھانے گئے تو بعض مخالف ہیڈ کلرکوں نے انہیں یہاں تک طعنہ دے دیا کہ کل تمہارے مولوی کو آئی۔ ایم۔ ایس۔ ایم (Indian Mesition Service Medal) کا تمغہ ملے گا۔ یہ تمغہ حسنِ کارکردگی کی بنا پر ملتا ہے۔ علی حسن صاحب اسی وقت اٹھ کر میرے پاس آئے اور بتایا کہ مخالفین یوں طنزاً کہہ رہے ہیں۔ میں نے ان سے اسی وقت کہا کہ آپ مَیس میں جا کر اعلان کر دیں کہ مسٹر احمدی کہتا ہے میرا خدا قادر ہے کہ مجھے ان مخالف حالات کے باوجود آئی ایم۔ ایس ایم کا تمغہ دلا دے۔ ان کے یہ اعلان کرنے پر مخالفین خوب قہقہہ مار کر ہنسے کہ یہ تو جیل میں جا رہا ہے اور خوابیں اس تمغے کی آ رہی ہیں۔ اب میں دیکھنے لگا کہ میرا قادر اور غیور خدا ان مخالف حالات میں کس طرح غیر متوقع طور پر میری مدد کرتا ہے۔

میں نے ساری رات جاگ کر دعا اور نوافل میں گزاری۔ اگلے دن فوجی عدالت میں میری پیشی تھی۔ رائٹ صاحب بھی مدعی کی حیثیت سے کمرۂ عدالت میں موجود تھے۔ جج نے مجھے اپنی صفائی پیش کرنے کے لئے کہا۔ میں نے وہی کہا جو واقعہ میں ہوا تھا۔ جج نے گواہ طلب کئے۔ میں نے عرض کیا کہ افسر انچارج کے خلاف کون گواہی دے گا۔ اس پر جج نے کہا تو پھر میں تجھے مجرم قرار دیتا ہوں اور ..... ابھی وہ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ جنرل شوٹ جو کمپنی کے امیر اعلیٰ تھے۔ ان کا فون آیا۔ انھوں نے دریافت کیا کہ کیا کوئی مقدمہ مسٹر احمدی کے خلاف فیصل ہو رہا ہے جج نے کہا۔ ہاں حضور اور میں ابھی اس کا فیصلہ سنا رہا ہوں۔ جنرل صاحب نے کہا تم فیصلہ مت سناؤ بلکہ مقدمہ کے جملہ کاغذات میرے پاس لے آؤ۔ جج اسی وقت کاغذات لے کر جنرل صاحب کے پاس چلا گیا۔

جج کی عدم موجودگی میں کپتان رائٹ مجھے کہنے لگا۔ مسٹر احمدی ہمارا اچھا وقت گزرا ہے اب مجھے افسوس ہے کہ تم جیل میں جا رہے ہو۔ میرے منہ سے آناً فاناً یہ الفاظ نکلے:-

"Mr Wright! You are wrong! You are nothing but a dead worm on the face of earth. I trust my God who is a living God. He shall elevate me and degrade you."

اتنے میں جج واپس آ چکا تھا اور ہمیں کہا کہ آپ دونوں کو جنرل صاحب بلا رہے ہیں۔ جب ہم جنرل صاحب کے دفتر میں پہنچے تو پہلے انھوں نے مجھے بلایا۔ عزت سے کرسی پر بٹھایا اور کہا۔ کیا تم بریگیڈیئر گڈ کو جانتے ہو میں نے کہا میں انھیں بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ کہنے لگے۔ ان کا تار آیا ہے وہ آپ کو اپنے بریگیڈ میں چیف کلرکی پر طلب کر رہے ہیں۔ ایک سو روپیہ بطور ماہوار الاؤنس آپ کو زیادہ ملے گا۔ کیا آپ جانے کے لئے تیار ہیں۔ میں نے جواب دیا۔ جی ہاں۔ میں بالکل تیار ہوں میرے اس جواب پر انھوں نے اپنے بریگیڈیئر میجر سے کہا کہ مسٹر گڈ کو تار دے دو کہ مسٹر احمدی آ رہا ہے اور احمدی کو ترقی کے آرڈر کے علاوہ ریلوے کا وارنٹ اور اردلی ساتھ دے دو جو اسے چھوڑ آئے اس غیر متوقع تائید غیبی پر میں اللہ تعالیٰ کا ہزار شکر بجا لایا۔

اب کپتان رائٹ کو جنرل نے اندر بلایا اور سامنے کھڑا کر کے پہلے تو یہ دریافت کیا کہ تم کون ہو۔ اس نے کہا۔ "رائٹ سر" جنرل نے کہا۔ "تم رائٹ (یعنی درست) نہیں ہو جج نے مجھے بتایا ہے کہ پادریوں کے کہنے پر تم نے مسٹر احمدی کے خلاف ایک جھوٹا مقدمہ بنایا ہے اور جج سے کہا تھا۔ کہ اسے چھ ماہ کی قید دے دو۔" پھر پوچھا۔ "کیا تم نے سٹاف کا امتحان پاس کیا ہے؟" اس نے کہا "ہاں"۔ جنرل نے فرمایا:-

"میں تمہارے اس امتحان کو منسوخ کرتا ہوں اور تمہارا ماہوار الاؤنس بند کرتا ہوں اور تم کو دفتر کی بجائے میدانِ جنگ میں بھیجتا ہوں۔"

غرض میں تو ترقی کا وارنٹ اور کپتان رائٹ اپنے تنزل کا آرڈر لے کر باہر آئے دفتر کے ملازمین نے مجھ سے پوچھا۔ "کیوں مسٹر احمدی! کیا فیصلہ ہوا؟" جب میں نے انھیں بتایا کہ میں ہیڈ کلرک سے چیف کلرک ہو گیا ہوں اور سو روپیہ الاؤنس بھی زیادہ ملے گا تو وہ سمجھے میرا دماغی توازن ٹھیک نہیں رہا۔ وہ تو میرے منہ سے چھ ماہ قید کے الفاظ سننے کے منتظر تھے۔

اب کپتان رائٹ نے ایک اور اوچھا ہتھیار میرے خلاف استعمال کیا اور وہ یہ کہ جہاں میں جا رہا تھا وہاں کے بریگیڈیئر میجر کو لکھ دیا کہ مسٹر احمدی عیسائیت کا دشمن ہے۔ اور یہ میری تنزلی کا باعث ہوا ہے اسے ہرگز چیف کلرک نہ بنایا جائے۔

ادھر جب بریگیڈیئر گڈ کو میری آمد کے بارے میں تار پہنچا تو وہ دو ہفتوں کے لئے خاص ڈیوٹی پر کہیں جا رہا تھا اور جاتے جاتے بریگیڈیئر میجر کو کہہ گیا:-

"Mr Ahmadi is coming. See that he is not put to any trouble."

میں جب اپنی نئی ڈیوٹی پر پہنچا تو میرے ساتھ ہی کپتان رائٹ کا خط بھی بریگیڈیئر میجر کو ملا۔ چنانچہ اس نے سٹاف کپتان کو تو ۱۴ روز کی رخصت پر بھیج دیا اور مجھے اس کی جگہ کام کرنے کو کہا۔ جب بریگیڈیئر گڈ صاحب واپس آئے تو اس نے ان کو کپتان رائٹ کا خط دکھایا جسے انھوں نے پڑھتے ہی پھاڑ دیا اور کہا "میں مسٹر احمدی کو جانتا ہوں" اور مجھے چیف کلرکی کے عہدے کا چارج دے دیا۔ مگر میں نے دیکھا کہ میرے آنے سے چار کلرک فالتو ہو گئے ہیں۔ میں گڈ صاحب کے پاس گیا اور کہا کہ آپ کے پاس تو پہلے ہی سٹاف زیادہ ہے آپ نے مجھے کیوں اپنے پاس بلوایا ہے۔ وہ کہنے لگے۔ "مسٹر احمدی بات یہ ہے کہ تین ماہ ہوئے جب میں بریگیڈیئر ہوا تھا تو آپ نے مجھے مبارکبادی کا تار دیا تھا اس وقت تک تو میں آپ کا شکریہ ادا نہ کر سکا۔ اب مجھے خیال آیا کہ کیوں نہ آپ کو اپنے پاس بلا لوں۔ جنرل سوٹ میرے دوست ہیں۔ اب میں آپ کی مبارکبادی کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور آپ میرے پاس بھی رہیں گے"

(باقی صفحہ ۷ پر)

ایک پیارے رفیق کی یاد میں

ایک مخلص البانوی احمدی کا ذکرِ خیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد محمود نیویارک

محترم پروفیسر نجم الدین مظہر کورالی ۲۳ اکتوبر کی صبح کو چار بجے وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ جنت میں اُن کے درجات بلند کرے اور اپنے دین کو سدا بہتر سے بہتر خدمت بجالانے والے عطا فرماتا رہے تا دُنیا سے جلد تاریکی دور ہو اور وہ اُس کے نور سے منور ہو آمین۔

ہدایت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جب وہ کسی میں سعادت پاتا ہے تو خود اس کے لئے اپنی راہ ہموار کر دیتا ہے۔ ہم سے جدا ہونے والے دوست پروفیسر کورالی کی زندگی و موت اس کی درخشاں مثال ہے۔

پروفیسر مرحوم ۱۹۰۰ء میں البانیہ کے دارالحکومت تیرانہ میں ایک امیر گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ ناز و نعم میں پرورش پائی۔ ابتدائی تعلیم البانیہ اور پھر بعد میں اٹلی میں حاصل کی تیرانہ کی ملٹری اکیڈمی میں لسانیات کے پروفیسر تھے۔ اطالوی زبان تو انہیں مادری زبان کی طرح تھی لاطینی میں خاص مہارت رکھتے تھے۔ فرانسیسی زبان سے بھی شغف تھا اور برسوں ہر سال چند ماہ مصر میں خرچ کرنے کے باعث مقامی مصری عربی جانتے تھے۔ البانیہ بہت جلد دوسری عالمی جنگ کی لپیٹ میں آگیا۔ اس کا فسطائیت کی طرف پہلے ہی رجحان تھا ۱۹۳۹ء میں اٹلی نے اس پر قبضہ کر لیا اور ۱۹۴۳ء تک یہ فسطائی مملکت کا حصہ رہا۔ پروفیسر مرحوم البانوی پولیس کے چیف تھے۔ ایک کمیونسٹ نے ان پر حملہ کیا جس کے پستول کی گولی سے یہ زخمی ہو گئے مگر اپنے حواس قائم رکھے اور دوسری گولی سے قبل انہوں نے اسے ٹھنڈا کر دیا۔ خطرناک زخموں کے پیش نظر یہ اٹلی میں علاج کے لئے بھجوا دیئے گئے۔ ۱۹۴۴ء میں روسی افواج اُس میں داخل ہو گئیں۔ یوگوسلاویہ کے ٹیٹو کی کوششیں کامیاب ہوئیں۔ پروفیسر مرحوم کے بھائی البانیہ میں تھے وہ روسی ظلم کا نشانہ بنے یہ سنتے تھے کہ ان کی دو بھانجیاں ابھی البانیہ میں ہیں مگر ان کے ساتھ براہ راست کسی قسم کا ربط ممکن نہ تھا۔ اِدھر اُدھر سے کبھی اُن کو خبر پہنچ جاتی۔ پروفیسر مرحوم نے کچھ عرصہ بعد سعودی عرب میں جا پناہ لی ایک شہزادہ کی نظر میں جچ گئے انہوں نے انہیں اپنا سیکرٹری مقرر کر لیا۔ پھر قدرے آسائش سے زندگی گزرنے لگی۔ شہزادہ ان پر بہت مہربان تھے اور پسند کرتے تھے۔ انہوں نے انہیں اپنی بیٹی زوجیت میں پیش کر دی۔ یہ بڑی عمر کے تھے اور صاحبزادی نوعمر تھیں انہوں نے عمر کے اس تفاوت کے باعث معذرت کی اور رشتہ پر راضی نہ ہوئے۔ شہزادہ تو خاموش رہے لیکن ان کے احباب نے انہیں کہا کہ اب آپ کی خیر نہیں عرب کا اپنی بیٹی کو پیش کرنا سب سے بڑا اعزاز ہے اور اسے قبول نہ کرنا بڑی ہتک کی بات ہے اب آپ کی زندگی خطرہ میں ہوگی۔ خیر چاہتے ہیں تو فوراً چلے جائیں۔ چنانچہ یہ وہاں سے چلے آئے۔ اٹلی میں پرانے دور کے کچھ احباب تو موجود تھے لیکن اس عمر میں اکیلا رہنا اور تلاش معیشت کرنا آسان نہ تھا۔

پہلی عالمی جنگ میں ترکوں کی شکست کے بعد مصر کے شاہ فاروق کے خاندان کے عزیزوں میں سے ایک خاندان نے اپنے ایک بیٹا کو سوئٹزرلینڈ میں ہی رکھا۔ دو سال کی عمر تھی۔ انہوں نے یہاں ہی تعلیم و تربیت پائی پھر ان کے دوسرے بھائی بھی انکے ساتھ آملے۔ بڑے بھائی نے انجینئرنگ کی ڈاکٹریٹ کی اور چھوٹے بھائی نے پی ایچ ڈی کیا۔ انکا خاکسار کی رپورٹوں میں کئی بار ذکر آتا رہا ہے انکا نام ڈاکٹر عزالدین حسن ہے اور چھوٹے بھائی کا نام، ڈاکٹر محمد اسمٰعیل عزت حسن ہے ڈاکٹر عزالدین حسن ایک ہوٹل میں مقیم تھے اخبار میں ۱۹۶۳ء میں انہوں نے مسجد کے افتتاح کی خبر پڑھی تو آئے اور ملے۔ یہ سات آٹھ زبانیں جانتے ہیں مجھے ایسے کارکن کی ضرورت تھی انہوں نے ہر طرح کا تعاون پیش کیا۔ اُن کے والد فوت ہو چکے تھے والدہ مصر میں تھیں وہ بھی آنکھوں کے علاج کے لئے آ گئیں اور ہاں اُن کے ساتھ ہوٹل میں ہی مقیم ہو گئیں۔ یہ ہمیشہ خدمت کے لئے حاضر تھے۔ ہر تقریب پر موجود ہوتے۔ دوسرے بھائی بھی پھر یہاں آگئے اور دونوں جمعہ میں بھی باقاعدہ شریک ہوتے۔ ان کی والدہ کا پیوند پروفیسر کورالی مرحوم کے ساتھ ان کی نانی کے ذریعہ ملتا ہے۔ پروفیسر مرحوم نے ان کے ساتھ ربط قائم کیا تو ڈاکٹر حسن مجھے آکر ملے اور ان کا ذکر کیا اور خواہش کی کہ میں تعاون کروں اور وہ انہیں یہاں بلالیں انہوں نے سلسلہ کے کام کے لئے مجھے کبھی "نہ" نہیں کہی تھی میرے لئے بھی انہیں نہ کہنا مشکل تھا۔ کوشش کی گئی اور پروفیسر کورالی غالباً ستمبر ۱۹۶۷ء میں یہاں آگئے۔ ڈاکٹر حسن نے باقاعدہ چندہ دینا شروع کر دیا تھا اور جب جوبلی کی تحریک ہوئی اُس میں بھی شامل ہو گئے لیکن ابھی بیعت نہ کی تھی۔ پروفیسر کورالی مرحوم آئے تو میں نے فرنچ لٹریچر جو ماریشس کا شائع کردہ ہے انہیں پیش کیا یہ اسے مطالعہ کرتے رہے۔ کافی وقت مشن ہاؤس میں ٹھہرتے اور ہمارا باہمی اُنس بڑھتا گیا۔ ابھی چھ ماہ بھی نہ گزرے تھے کہ ایک دن جب وہ اور میں دونوں تنہا تھے اُن سے احمدیت کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے بڑے زور سے فرمایا کہ یہی اصل اسلام ہے۔ میرا تو یہی خیال ہے۔ ماریشس کی ایک کتاب سے ہی میں نے فرنچ بیعت فارم نکالا پڑھنے کے لئے اُن کے سامنے رکھا۔ انہوں نے اس پر انشراح پایا اور دستخط کر دیئے ہم دونوں نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی الحمد للہ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندہ کو جو اب نادار تھا سب کچھ کھو چکا تھا اپنی اس زمانہ کی سب سے بڑی نعمت سے نواز دیا۔ یہ اُسی مولا کریم کی دین ہے وہ جسے چاہے دے پروفیسر کورالی مرحوم ۱۹۶۷ء میں یہاں آئے اور یہی وہ سال ہے جب البانیہ کی اشتراکی حکومت نے مسجدوں اور گرجوں کو بالکل بند کر دیا عبادت ہی ممنوع کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے اڑھائی ملین میں سے ایک کو چنا جسے دشمن کی گولی سے مرنے سے بچایا تھا جسے دولت و آسائش کے دام میں نہ آنے دیا تھا۔ وہ اُس پر کوئی بڑا احسان کرنا چاہتا تھا۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیعت کو قبول فرمالیا اور دعا فرمائی۔ اور پروفیسر کورالی مرحوم کی زندگی کا نیا دور شروع ہوا۔

مسجد محمود میں پہلے ترک زیادہ آتے تھے۔ لیکن کچھ عرصہ سے یوگوسلاوین کثرت سے آنے لگے تھے۔ بڑی حیرت آتی تھی کہ انہیں تبلیغ بڑی مشکل تھی۔ اس تبلیغ کے سامانوں میں سے ایک پروفیسر کورالی مرحوم کا وجود تھا۔ یہ یوگوسلاوین اکثر کوسو (K O S O V O) کے علاقہ سے بڑتے تھے۔ جن کی مادری زبانیں اکیانین ہے۔ جہاں ان کی قوم کے ایک حصہ پر البانیہ یعنی دہریت مسلط کر دی گئی وہاں اُن کے لئے ہدایت کے ذرائع بنا دیئے۔ البانوی نژاد یوگوسلاوین جنہیں قوم کے لحاظ سے شیتا رکہتے ہیں اُن کے گرد جمع ہو جاتے۔ اُن کی تعداد اس طرح بڑھتی گئی اور میں نے ان کے لئے علیحدہ اجتماعات شروع کر دیئے میں پروفیسر مرحوم کی تقریر کو بالکل سمجھ نہ سکتا تھا لیکن بیٹھا رہتا۔ ایک تقریر میں مجھے یاد ہے کہ آخر میں احمدیت کا نام آیا اور اس کے بعد مسجد محمود کا ذکر آیا اور باجوہ کہا۔ پھر آواز بھرا گئی۔ بولنے کی کوشش کی مگر بول نہ سکے اور بیٹھ گئے۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ انہوں نے کیا فرمایا۔ ڈاکٹر حسن نے کچھ دنوں کے بعد بیان کیا کہ ڈاکٹر حمودی الجاسم نے اُن سے ذکر کیا میں نے پروفیسر کورالی سے پوچھا آپ نے تقریر کیا کی۔ کہا بتایا اسلام یہ ہے تفصیل بتائی اور بتایا کہ اس پر عامل صرف جماعت احمدیہ ہے۔ ڈاکٹر الجاسم نے مسجد کے افتتاح کے بعد ہی پہلے جمعہ سے آنا شروع کر دیا۔ قانون کے ڈاکٹر تھے وہ بغداد کے تھے۔ لیکن جمعہ اور تقریبات میں جب یہاں ہوتے شریک ہوتے۔ آخر وقت تک تعلق کو نبھایا۔ بیمار ہوئے نیویارک کے بڑے ہسپتال میں ہی اُن کی وفات ہو گئی۔

کثرت سے یوگوسلاوین کے موجود ہونے کے پیش نظر میں نے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی کہ محترم سید کمال یوسف صاحب اور شعیب صاحب کو جو یوگوسلاویہ کے مخلص احمدی نوجوان ہیں یہاں آنے کی اجازت دیں تاہم یوگوسلاوین احباب تک پیغام احمدیت پہنچا سکیں چنانچہ وہ آئے۔ اور تیزی سے بیعتیں شروع ہو گئیں۔ ان کے چلے جانے کے بعد خاکسار نے پروفیسر کورالی کے تعاون سے یہ تبلیغ کا کام جاری رکھا اور جماعت بفضلِ تعالیٰ ترقی کرتی رہی اللہ تعالیٰ سید کمال یوسف صاحب اور محترم شعیب صاحب کو ان کی خدمت کی جزائے خیر بخشے اللہ تعالیٰ نے انکی زبان میں بڑی تاثیر رکھی ہے شعیب صاحب البانوی نسل کے نہیں اور یوگوسلاویہ کی عام زبان ہی بولتے تھے جس کو عموماً اس قوم کے بھی سمجھتے ہیں گو اصل مزا انہیں اپنی مادری زبان میں ہی آتا ہے۔

پروفیسر کورالی مرحوم کا کام جاری رہا۔ ان کی آخری تصویر جو الفضل کے ایک خاص نمبر میں چھپی وہی ہے جس میں وہ اپنے یوگوسلاوین احباب سے بیعت فارم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کرنے کے واسطے تیار کروا رہے ہیں۔

پروفیسر مرحوم کی خوش نصیبی تھی کہ خود سیدنا حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ یہاں تشریف لائے۔ اور انہیں خود حضور سے فیض حاصل کرنے کا موقع ملا۔ حضور سے محبت و عقیدت کے جذبات بڑھے حضور کا ملنے کا طریق ہی ایسا ہے کہ حضور دل کو موہ لیتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ بعض اوقات ایک غیر مسلم مہمان پر اُن کی نظر پڑی دونوں ہاتھوں سے ہاتھ پکڑ لیا اور نہ صرف محبت سے بات کی بلکہ فوٹو لینے والے کو بھی ارشاد فرمایا کہ فوٹو لیلو۔ یہ قدر اور بلند اخلاقی حضور کے عالی مقام کی آئینہ دار ہے۔ ہر بار حضور کی آمد پر پروفیسر صاحب مرحوم کے عقیدت کے نقوش گہرے کرتی رہی۔

لیکن ان کا جسم جس میں ایک پیاری روح تھی جس کی تاریکی دُور ہو چکی تھی اب جواب دے رہا تھا۔ انہیں پراسٹیٹ گلینڈز کی تکلیف ہوئی۔ سوئٹزرلینڈ سرمایہ دار ملک ہے۔ ہسپتال کا جنرل وارڈ بھی مفت نہیں ہے۔ پھر ایک شہری کے حقوق کے مطابق ادائیگی طلب کی جاتی ہے۔ پروفیسر کورالی مرحوم جیسے انسان کے لئے عام وارڈ اور ادنیٰ ڈاکٹر کے اپنے آپ کو سپرد کر دینا ممکن نہ تھا اور یہاں تو ان کا خرچ بھی ان کے میزبانوں پر تھا۔ لیکن اٹلی میں ان کے احباب کو ان کی اس وقت کا علم ہوا تو انہوں نے رقم پیش کر دی اور ڈاکٹر اسماعیل کے سرجن دوست نے رعایت کر دی۔ اُن کا اُسی پرائیویٹ کلینک میں اپریشن ہوا جو امراء کے لئے ہی ہے۔ وہاں سے نکل کر ہوٹل میں گئے تو حالت خراب ہونی شروع ہو گئی۔ ان کے عزیزوں نے محسوس کیا کہ یہ ابھی اُن کی دیکھ بھال نہیں کر سکتے انہیں فوراً نرسنگ ہوم میں پہنچایا اور اللہ کے کرم سے طبیعت بحال ہو گئی۔ لیکن پھر شکر آنی شروع ہو گئی۔ اور جسم میں وہ قوت نہ رہی عام ہوٹل میں رکھنا مشکل تھا۔ بوڑھوں کے گھر میں جہاں خدمت کے لئے خادمات ہوتی ہیں داخل کرا دیا۔ انہیں ملے مدت ہو گئی۔ اُن کے گھر کا پتہ لیا جو زیورک سے دُور کسی اور علاقہ میں تھا۔ اہلیہ ام۔ عزیزم یحییٰ اور خاکسار تینوں گئے۔ انہیں ہشاش بشاش پا کر طبیعت بڑی خوش ہوئی۔ عزیزم یحییٰ اب بے تکلفی سے اُن سے اٹالین اور فرینچ میں بات چیت کر سکتا تھا اٹالین میں گفتگو کو پسند کرتے تھے۔ عزیزم یحییٰ نے بتایا کہ پروفیسر صاحب فرما رہے ہیں۔ میں اب کمزور ہوں اور بہت دور ہوں مسجد میں نہیں جا سکتا لیکن احمدیت سے میری وابستگی میں کوئی کمی نہیں۔ اُن کے گھر کی انچارج خاتون کے ساتھ انتظام کیا کہ ایک دن ہم انہیں اپنے ہاں لے چلیں چنانچہ انہیں کار میں لے آئے۔ گو اب غریب تھے لیکن صاحبِ ذوق تھے۔ اور کھانے کے بعد اچھی قسم کی کافی کو پسند کرتے تھے۔ اور ہم اس کا اہتمام کرتے۔ واپسی پر مسجد محمود گئے۔ مکرم نسیم مہدی صاحب مبلغ سے محبت سے ملے۔ اور انہوں نے انہیں قرآن کریم کے دیباچہ کا فرینچ ترجمہ پیش فرمایا۔ بوڑھوں کے گھر کی تنہائی میں یہ بہت قیمتی چیز تھی لے کر خوش ہوئے اور پھر ہم انہیں گھر چھوڑ آئے۔

جیسا کہ ان کے عزیز ڈاکٹر اسماعیل عزت حسن نے بیان کیا انہیں کسی الجھن یا پریشانی کے آثار کبھی نظر نہ آتے تھے۔ اُن کی پیشانی پر کبھی کسی غم کی شکن نہ دکھائی دیتی تھی۔ انہیں باطنی سکون حاصل تھا پر وہ جسے اُن سے واسطہ پڑا ان کی تعریف کرے گا۔ وہ ایک ایک مسرور قسم کے انسان محسوس ہوتے تھے۔

قبولِ احمدیت نے ان کی زندگی میں مسرت کی ایک نئی لہر پیدا کر دی تھی۔ ڈاکٹر عزالدین حسن نے بتایا کہ جب انہوں نے احمدیت کو قبول کیا تو انہیں آ کر بتایا کہ وہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے ہیں اور وہ ہمیشہ اپنے اس اقدام سے خوش اور مطمئن رہے۔

نیز بتایا کہ وہ نہ صرف خوش رہتے تھے بلکہ ان کی معیت و صحبت بھی مسرت پیدا کرنے والی تھی۔ نہ صرف گھر میں بلکہ سفر میں بھی۔ بتایا وہ دونوں اکٹھے دی آنا گئے اور تجربہ ہوا کہ سفر کے کتنے اچھے ساتھی ہیں ہر اچھی خوبصورت چیز انکی توجہ کو جذب کر لیتی اہلیہ ام مسجد کے دروازہ کے آگے بعض موسموں میں بڑی خوشبو دینے والے پھول رکھتیں۔ وہ ہمیشہ سیڑھیوں پر چڑھ کر آتے تو وہاں ٹھہر جاتے انہیں سونگھتے اور خود ان کا چہرہ پھول کی طرح کھل جاتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کے قدردان تھے۔ دل میں شکر کا جذبہ تھا۔ مجھ سے محبت سے ڈاکٹر عزالدین حسن کے احسان کا ذکر کرتے کہ اُن کا بار انہوں نے اٹھایا۔

اپنی بات کبھی نہ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر الجاسم مرحوم کا بھلا کرے کہ وہ اُن سے سوال کرتے رہتے اور اُن سے بعض اوقات ان کے گزرے ہوئے ایام کا پتہ لگتا۔ ایک دن لیکچر روم میں نماز جمعہ کے بعد وہ پروفیسر کورالی مرحوم کیساتھ بیٹھے تھے جن کے ہاتھ میں ایک پراسپکٹس تھا جو ٹورسٹ کے لئے ملک شائع کرتے ہیں ڈاکٹر جاسم ہنس رہے تھے مجھے مخاطب کیا اور کہا پتہ ہے یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ پراسپکٹس اُن کے ہاتھ سے پکڑا اور مجھے دکھایا کہ یہ ہوٹل جس کی اندر کی تصویریں اس میں دی ہوئی ہیں بتاتے ہیں کہ ان کی ملکیت تھا۔ اور دس ہزار پاؤنڈ سالانہ پر انہوں نے کرایہ پر دیا ہوا تھا۔

میں نے اس سارے عرصہ کے دوران میں کبھی اُن سے کسی حسرت کا اظہار نہیں سُنا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر مومنانہ رضا رکھتے تھے اور چونکہ با اصول تھے جیسا کہ میں نے اوپر عرض کیا ہے آسائش کا ایک رستہ ان کے سامنے آیا مگر انہوں نے اُس طرف رُخ نہ کیا۔

اس عرصہ کے دوران محترم سید میر مسعود احمد صاحب ایک سال یہاں مبلغ انچارج رہے۔ محترم میر صاحب نے مہمان نوازی کا وصف دیگر کئی خوبیوں کے ساتھ اپنے جلیل القدر والد محترم حضرت میر محمد اسحاق صاحب سے ورثہ میں پایا ہے اور ایسے احمدی جن میں انہیں جوہر نظر آئے اُن کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ پروفیسر صاحب مرحوم بہت جلد محترم میر صاحب سے مانوس ہو گئے۔

اور ایک سال کے وقفہ کے بعد جس میں خاکسار انچارج رہا محترم نسیم مہدی صاحب انچارج مقرر ہوئے۔ انہوں نے بھی ان کے ساتھ بہت محبت و قدر کا سلوک روا رکھا۔

اتفاق سے یہ جرمن گئے ہوئے تھے اور مرکزی ہدایت کے مطابق مشن و مسجد کا کام میرے سپرد کر گئے تھے کہ پروفیسر صاحب مرحوم کی وفات ہوئی میں نے فون پر اُن سے اطلاع عرض کی آپ نے بڑے افسوس و غم کا اظہار کیا۔ اور جنازہ کا اہتمام کرنے کے بارہ میں تاکید فرمائی۔

چنانچہ احباب کو اطلاع دی گئی اور ہم نے اپنے سالہا سال کے رفیقِ کار کا جنازہ پڑھا اور میں نے نہ تھمنے والے آنسوؤں کے ساتھ بارگاہِ ایزدی میں ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعاؤں کے ساتھ انہیں الوداع کیا۔ اور شاید یہ ہمارے لئے اُس جسم کو رخصت کرنے کا جس میں اُن کی پیاری روح پون صدی کے قریب رہی آخری موقع تھا اُن کے اعزہ اس جسم کو سوئٹزرلینڈ کی مٹی کے سپرد کرنے کے لئے تیار نہ تھے انہوں نے قاہرہ بھجوانے کا اہتمام کیا جہاں وہ قاہرہ کے بڑے قبرستان کے خاندانی حصہ میں مدفون ہوئے۔

ہر مخلص دل نے اس صدمہ کو محسوس کیا اور پروفیسر کورالی مرحوم اُنکے اعزہ اور ہمارے سب کے لئے باعث فخر ہے کہ خود ہمارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس غم میں ہمارے ساتھ شریک ہوئے مسجد محمود کے امام کے نام حضور کا ربوہ سے ۲۸ اکتوبر کی تار کے متن کا ترجمہ ذیل ہے تحریر ہے۔

"پروفیسر نجم الدین مظہر کورالی کی وفات کی افسوس ناک خبر سے بہت صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح کو اپنی رحمت سے نوازے اور ابدی راحت اور امن بخشے۔ اللہ تعالیٰ ان کے خاندان اور سوئٹزرلینڈ میں اُن کی البانوی جماعت کو صبر و استقامت کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت اور قوت بخشے۔ براہ نوازش میری دلی تعزیت کو غمزدہ خاندان اور سب البانوی احمدیوں تک پہنچا دیں۔ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ تعزیتی کلمات جہاں ہمارے جدا ہونے والے بھائی کے مقام کی نشان دہی کرتے ہیں وہاں حضور کے اُس پیار کے آئینہ دار ہیں جو حضور کو اپنی جماعت کے مخلصین سے ہے۔ ہماری دردمندانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے غمزدہ بندوں کی پکار کو سنے اور اس کی بارگاہ میں حاضر ہونے والے کورالی مرحوم کو فرمائے

فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی

اے میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

قراردادِ تعزیت

محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر قائد اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی اہلیہ صاحبہ کی اچانک وفات کا علم ہو کر سب اراکین مجلس انصار اللہ گوجرانوالہ کو سخت صدمہ اور افسوس ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

واقفین زندگی علماء کی بیگمات بھی عملی طور پر واقفین زندگی ہی ہوتی ہیں اور وہ اپنے خاوند واقفین زندگی کے ساتھ ہی کئی قسم کی قربانیاں کر کے زندگی گزارتی ہیں۔ حاضرین اجلاس دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور مولوی صاحب موصوف اور ان کے بچگان کو صبر عطا فرمائے۔ آمین۔ (یہ قرارداد مورخہ ۱۳/۱۱/۸۱ کو منظور ہوئی۔)

(ہم ہیں: ممبران مجلس عاملہ انصار اللہ ضلع و زعمائے مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ)

قادیان جانے والے احباب مطلع رہیں

ایسے احباب جو قادیان جانے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ پاکستان کے رہنے والے ہوں یا غیر ملکی۔ اُن کی اطلاع کے لئے بذریعہ اعلان ہذا یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ وہاں احمدی احباب ایک محدود ایریا میں رہتے ہیں جہاں صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر، مساجد، دارالضیافت وغیرہ اور مکینوں کے رہائشی مکانات ہیں۔ چونکہ بعض اوقات بیک وقت جانے والے مہمانوں کے لئے اکرامِ ضیف کے تحت ان کے مناسبِ حال قیام وطعام کے انتظام میں دِقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ مناسب سمجھا گیا ہے کہ ایسے احباب اپنی روانگی سے دو چار دن قبل نظارت خدمت درویشاں ربوہ سے مشورہ کر کے جائیں تاکہ وہاں کی صورتِ حال کے تحت ان کی رہنمائی کی جا سکے اور انہیں وہاں کوئی تکلیف نہ ہونے پائے۔

عہدہ داران جماعت بھی براہ مہربانی اسے نوٹ فرما لیں اور وقتاً فوقتاً اپنی جماعت میں اس کا اعلان کر دیا کریں تاکہ یہ امر احبابِ جماعت کے مستحضر رہے۔ (ناظر خدمتِ درویشاں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت اقدس فرماتے ہیں:-

"استغفار بہت کرو اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اولاد بھی دیتا ہے۔" (الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱)

مطالباتِ تحریکِ جدید میں سے ایک مطالبہ خدمتِ دین کیلئے زندگی وقف کرنا ہے (مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

۱۔ وقفِ جدید کا سال ۱۹۸۱ء ۳۱ دسمبر سے ختم ہو رہا ہے۔ ناظمین اطفال سے گذارش ہے کہ وہ اطفال و ناصرات کے وعدہ جات کی وصولی کی طرف فوری طور پر توجہ فرمائیں۔ ناصرات سے چندہ جات کی وصولی کے لیے مقامی لجنات سے تعاون کی درخواست کریں۔

۲۔ چندہ وقفِ جدید کی وصولی کے سلسلہ میں یکم سے گیارہ ۱۱ دسمبر تک عشرہ وصولی وقف جدید دفتر اطفال منایا جائے۔ جس کی رپورٹ مرکز کو بھجوائی جائے۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تعلیمی منصوبہ کی ایک کڑی

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے انٹر اور ڈگری کلاسز کے طلباء کی انفرادی راہنمائی کے لئے بعض تجربہ کار اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔

ایسے طلباء جو اس سہولت سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں وہ درج ذیل پروگرام کے مطابق نماز عصر تا مغرب ایوانِ محمود میں تشریف لاکر اساتذہ سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

ہفتہ	کیمسٹری (کیمیا)	بدھ	انگریزی
اتوار	فزکس (طبیعیات)	جمعرات	بیالوجی
پیر	ریاضی	جمعہ	اردو
منگل	اقتصادیات		

(مہتمم امور طلباء خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

شرح چندہ ماہنامہ انصار اللہ

ماہنامہ انصار اللہ کی شرح چندہ حسبِ ذیل ہے

۱۔ پاکستان ۱۵/- روپے سالانہ

۲۔ امریکہ، کینیڈا، جزائر فجی { بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۵۰/- " " ، بحری ڈاک ۸۰/- " "

۳۔ دیگر غیر ممالک { بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۰۰/- " " ، بحری ڈاک ۶۰/- " "

جو دوست ابھی تک ماہنامہ کے خریدار نہیں بنے اُن سے درخواست ہے کہ ماہنامہ کی خریداری قبول فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ۔ ربوہ)

ٹائپسٹ کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں ٹائپسٹ کی آسامیوں کے لیے خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والے عمدہ ٹائپسٹوں کی ضرورت ہے امیدوار جلد اپنی درخواستیں معہ سرٹیفکیٹ نظارت دیوان میں بھجوادیں۔ تاکہ اُن کا ٹسٹ لیا جا سکے۔ گریڈ اور تنخواہ اور دیگر مراعات صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق ہونگی۔ مقامی جماعت اور خدام الاحمدیہ کی تصدیق ضروری ہے۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

"جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں۔" (ارشاد حضرت اقدس)

ضروری اعلان برائے امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ

امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ مورخہ ۱/۱۲/۸۱ تک مطابق اعلان اخبار الفضل مورخہ ۲۲/۱۱/۸۱، ۲۳/۱۱/۸۱ حسب قواعد درخواستیں بھجوادیں۔ دینی نصاب کا اعلان اخبار الفضل مورخہ ۲۲/۸/۸۱، ۲۵/۸/۸۱، ۳/۱۰/۸۱ میں شائع ہو چکا ہے۔ تحریری امتحان انشاء اللہ مورخہ ۹/۱۲/۸۱ بروز بدھ بوقت ۸½ بجے صبح ہوگا اور انٹرویو مورخہ ۱۰/۱۲/۸۱ بروز جمعرات بوقت ۱۲ بجے صبح ہوگا کاغذ، قلم ہمراہ لائیں۔

(ناظر دیوان صدر کمیشن امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ)

ہمارا جلسہ سالانہ

مخلصین ربوہ کیلئے خدمت کا انمول موقعہ

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے انتظامات اور رضا کارانہ خدمت کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"اس خدمت کو معمولی مت سمجھو۔ بڑی برکتوں والی ہے۔ یہ خدمت! ان چند دنوں کو خدا کے لیے ۲۴ گھنٹے اگر آپ وقف کر دیں تو آپ اس سے مر نہیں جاتے۔ نہ ایسے کمزور ہو جاتے ہیں کہ ہمیشہ کے لیے بیمار ہو جائیں۔ کوئی مستقل بیماری یا نقص آپ کے اندر پیدا نہیں ہوتا۔ تھوڑی سی تکلیف ہی ہے۔ جو آپ نے برداشت کرنی ہے، لیکن اس کے نتیجہ میں اس قدر رحمتیں ہیں۔ جن کا آپ نے وارث بننا ہے۔ کہ آپ کا دماغ یا کسی اور انسان کا دماغ تصور ہی نہیں کر سکتا۔"

پس ہمارے وہ بچے یا ہمارے وہ بھائی جو اس خدمت کی برکات اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی رحمتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ انہیں میں متوجہ کرتا ہوں کہ وہ ۲۴ گھنٹے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مہمانوں کی خدمت میں گذار کر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور اس کے ان گنت فضلوں کے وارث بننے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھ اور توفیق دے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریوں کے نبھانے کی وہ خود توفیق دیتا چلا جائے کیونکہ اس کی توفیق کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔" (الفضل ۸ رجون ۱۹۶۸ء)

(افسر جلسہ سالانہ)

اعلان منجانب نظارت علیا صدر انجمن احمدیہ

جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ نظارت ہذا کی طرف سے تمام جماعتوں کو اگست، ستمبر، اکتوبر ۱۹۸۱ء کی سہ ماہی کے رپورٹ فارم بذریعہ بک پوسٹ ارسال کئے جا چکے ہیں۔

تمام جماعتیں ان فارموں کو مندرجہ کوائف کے مطابق پُر کر کے جلد از جلد نظارت ہذا کو بھجوائیں اور وہ جماعتیں جن کو یہ فارم نہ پہنچے ہوں وہ اپنے مکمل ایڈریس کے ساتھ نظارت ہذا کو فوری اطلاع کریں۔ تاکہ ان جماعتوں کو دوبارہ یہ سہ ماہی رپورٹ فارم ارسال کئے جائیں۔

(ناظر اعلیٰ)

قائد صاحب خدام الاحمدیہ!

حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ نے اطفال الاحمدیہ کو جماعت کی تیسری دیوار اور ان کی تربیت کو ایک اہم فریضہ قرار دیا ہے۔

اطفال کی اعلیٰ تربیت کے لئے فوری طور پر ناظم اطفال اور مربی اطفال کا تقرر فرما کر مرکز کو آگاہ کریں (یاد رہے مربی اطفال انصار اللہ سے تعلق رکھتے ہوں) خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجالس و اضلاع: نوجوانوں، نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں دفتر سوئم میں شامل فرمائیں (مہتمم تحریک جدید)

قرارداد تعزیت

لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کا یہ ہنگامی اجلاس مکرم و محترم جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب کی اچانک وفات پر دلی رنج و غم اور افسوس کا اظہار کرتا ہے مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف ۱۹/۱۱/۸۱ کی صبح کو آٹھ بجے کے قریب اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مکرم و محترم ڈاکٹر صاحب موصوف احمدیت کے شیدائی سلسلہ کے لئے بے انتہا قربانیاں کرنے والے بزرگ تھے۔ خلافت سے وابستگی اور دلی محبت رکھتے تھے۔ ہمہ وقت جماعتی ترقی کے لئے مستعد و معاون رہتے اور ہر مالی تحریک میں آپ کا حصہ نمایاں ہوتا تھا۔ جماعت احمدیہ ہالینڈ میں سب سے معمر ہونے کی وجہ سے ہر ایک کے لئے شفقت کا ایسا سایہ رکھتے تھے جس سے پدرانہ خوشبو آتی تھی۔ صاحب علم و عمل تھے اور جماعت احمدیہ ہالینڈ کے ہر اہم جلسہ میں ان کی تقریر ہوتی تھی۔ ان کی وفات سے جماعت احمدیہ ہالینڈ میں ایک خلاء سا محسوس ہونے لگا ہے اور آپ کی وفات ہم سب ممبرات لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کے لئے بھی گہرے صدمہ کا باعث ہوئی ہے۔ اور جماعت ایک مخلص، بے نفس اور دعا گو بزرگ سے محروم ہو گئی ہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کی وفات ایسے وقت میں اچانک ہوئی کہ کوئی ذہن بھی اس صدمہ کے لئے تیار نہیں تھا مگر سیدنا حضرت اقدس کا یہ شعر۔

دُنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جُدا ہے

صداقت کا ایک ایسا آئینہ ہے جس میں انسانی زندگی کی بے ثباتی اور ناپائیداری کی تصویر نمایاں نظر آ رہی ہے۔ بس یہی تصویر سامنے رکھ کر اپنے خالق و مالک کی رضا پر راضی رہتے ہوئے لجنہ اماء اللہ ہالینڈ دعا کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کی شریک حیات، ان کے بچوں اور دیگر اہل خانہ کو صبر جمیل عطا کرے اور اس عظیم صدمہ کے برداشت کرنے کی طاقت، قوت اور ہمت عطا فرمائے کیونکہ سب طاقتیں اور قدرتیں اُسی کو حاصل ہیں

(ہم ہیں ممبرات لجنہ اماء اللہ ہالینڈ)

تاریخ خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنی تاریخ کی تدوین کا کام شروع کیا ہے۔ ایسے تمام احباب جنہیں ۱۹۳۸ء سے اس مجلس کے کسی شعبہ میں نمایاں کام کرنے کی توفیق ملی ہو شعبہ تاریخ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اس سے آگاہ فرمائیں۔ اگر آپ کے عہد میں کسی اور خادم نے کوئی ایسا امتیازی کام کیا ہو جسے آپ محفوظ کروانا ضروری سمجھتے ہوں تو یہ بھی تحریر فرما دیں اور آپ کی مرسلہ رپورٹ اگر کسی اخبار یا رسالہ میں شائع ہو چکی ہو تو اندازاً اس کا حوالہ بھی دے دیں باقی تحقیق ہم خود کر لیں گے۔ امید ہے احباب اس کام کی اہمیت کے پیش نظر بھرپور تعاون فرمائیں گے۔

(لئیق احمد طاہر نگران شعبہ تاریخ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرم عطاء اللہ خان صاحب ۲۱۹/ج یونٹ ۲ لطیف آباد حیدر آباد سندھ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۱۹/۸ واقع محلہ دار النصر ربوہ رقبہ ایک کنال ۳۶۲ مرلہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔

۱۔ شریف بیگم صاحبہ بیوہ
۲۔ عنایت اللہ خان صاحب
۳۔ اسد اللہ خان صاحب
۴۔ سلیم انور خان صاحب
۵۔ بشریٰ بیگم صاحبہ
۶۔ شمیم طاہرہ صاحبہ

استدعا ہے کہ قطعہ مذکورہ میں سے ۵ مرلے بشریٰ بیگم صاحبہ اور ۵ مرلے شمیم طاہرہ صاحبہ کے نام اور باقی ہم چاروں بھائیوں کے نام مشترکہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ والدہ صاحبہ کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

"غیرتِ الٰہی" صفحہ ۳ سے آگے

میں نے انھیں اپنے مقدمہ کا حال سنایا اور بتایا کہ کس طرح عین وقت پر آپ کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے نہ صرف مجھے ذلت سے بچایا بلکہ سروس میں بھی ترقی بخشی۔

میں اب تہجد کی نماز میں چالیس روز تک آپ کی ترقی کے لئے دعا کروں گا۔

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ڈیڑھ ماہ بعد گزٹ شائع ہوا کہ بریگیڈیر کڈ کو D.S.O. (Distinguished Service order) کا اعزاز دیا گیا ہے۔ جب میں نے ان کو مبارک باد دینے گیا تو وہ کہنے لگے:

"مسٹر احمدی! یہ تمہاری چالیس روز دعا کا نتیجہ ہے۔"

اس کے چند روز بعد ایک اور گزٹ میرے متعلق شائع ہوا کہ مجھے کمانڈر انچیف نے آئی۔ ایم ایس۔ ایم کا تمغہ عطا کیا ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ کڈ صاحب نے خفیہ طور پر میری سفارش کر دی تھی۔ تو اس طرح پر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس عاجز بندے کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ پورے کر کے مخالفین کی طنز کو حقیقت میں بدل دیا فالحمد للہ علیٰ ذٰلک!

میں وہ تمغہ لگا کر چند روز کی رخصت پر اپنے پرانے دفتر میں گیا اور السید علی حسن کو ساتھ لے کر اپنے مخالف کلرکوں میں گھوما تا کہ انھیں خدا تعالیٰ کی قدرت اور غیرت کا نشان دکھاؤں!

(باقی)

درخواست دعا

میری نواسی عزیزہ سعدیہ کرن جو عزیز مکرم سید ناصر احمد شاہ صاحب کی بیٹی ہے بعارضہ برونکائٹس سخت بیمار ہے۔ نیز خاکسار بعارضہ شدید کھانسی سخت بیمار ہے احباب کرام سے ہم دونوں کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(غلام محمد ثالث۔ لاہور)

● خاکسار کئی ماہ سے متواتر بیمار چلا آ رہا ہے کمزوری بے حد ہو گئی ہے۔ بینائی کمزور ہو گئی ہے۔ طرح طرح کی پریشانیاں لاحق ہو گئی ہیں احباب کرام سے درگاہ رب العزت میں صحت و توانائی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ماسٹر امیر عالم۔ ۷ سول لائنز۔ شیخوپورہ)

● خاکسار کے والد محترم مبارک احمد صاحب کارکن صدر۔ صدر انجمن احمدیہ عرصہ تین ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ سانس کی تکلیف چل رہی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ تا خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحت کاملہ سے نوازے۔

(منیر احمد۔ منتظم اطفال۔ دار الیمن ربوہ)

چڑچڑا بچہ

جو اٹھانے والے کا منہ نوچ لیتا اور چیختا چلاتا رہتا ہو ایسا بچہ اعصابی تناؤ کا مریض ہوتا ہے۔

بے بی ٹانک

BABY TONIC

سے یہ کیفیت دور ہو کر بچہ بفضل تعالیٰ خوش مزاج اور صحتمند ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۶/ روپے

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۰۶

بالوں کو جھڑنے سے روکنے کا مجرب ٹانک

چائنہ ہیئر ٹانک

دواخانہ المنار گولبازار ربوہ

دماغی اور جلدی امراض کے علاج اور مشورہ کے لئے۔

قاضی دواخانہ رجسٹرڈ چک جھمرہ حافظ آباد گوجرانوالہ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اقصیٰ روڈ ربوہ

خوبصورت رہائشی سکیم ملحقہ نیو سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا

"الحمرا پارک" فون ۳۸۵۲

میں چند رہائشی پلاٹس موجود ہیں۔ احباب فائدہ اٹھائیں

"الحمرا اسٹیٹس"۔ ۶۹۹ اے سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرمہ نور رجسٹرڈ قادیان کا قدیمی اور مشہور تحفہ

اکسیر اٹھرا موذی اٹھرا کا شافی علاج:

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

جماعتِ ماریشس کے نیشنل پریذیڈنٹ شمس الحق یاد علی وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

جماعت احمدیہ ماریشس کے نیشنل پریذیڈنٹ مکرمی جناب شمس الحق یاد علی صاحب چند روز بعارضہ قلب بیمار رہ کر بمورخہ ۱۹/۱۱/۸۱ بروز جمعرات بعمر ۵۲ سال وفات پاگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحوم جماعت کے صدر کے طور پر ۲ سال سے خدمات سرانجام دے رہے تھے آپ نہایت مخلص، محنتی، دیانت دار اور تبلیغ کا شوق رکھنے والے تھے مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ اور چھ بچے چھوڑے ہیں۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے ان کی اولاد ان کی خوبیوں کی وارث ہو اور جماعت میں ان کے خلا کو خود پورا فرمائے۔ آمین!

(مرسلہ وکالتِ تبشیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کی خدمت میں

چند ضروری گزارشات

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کو علیحدہ کمرے یا خیمے کی سہولت میسر آجاتی ہے۔ ایسی علیحدہ جگہ کے خواہشمند بہت سے دوست ہوتے ہیں لیکن جگہ کی قلت کی وجہ سے سب دوستوں کی خواہش پوری نہیں کی جاسکتی اس بارہ میں ہمارے نزدیک اصحاب حضرت اقدس کا حق فائق ہے۔ اس کے بعد ہر دوست کی ذاتی ضروریات و حالات کے مطابق درجہ بدرجہ جگہ دی جاتی ہے۔ باقی سب احباب دستورات اجتماعی قیام گاہوں میں رہائش رکھتے ہیں۔ دوستوں کی خدمت میں چند گزارشات پیش ہیں۔ اگر ان کو ملحوظ رکھیں تو خود ان دوستوں کو آرام پہنچے گا:۔

(۱) اخبار "الفضل" میں مختلف جماعتوں کی رہائش گاہوں کے بارہ میں ناظم صاحب مکانات کی طرف سے اعلان ہوتا ہے۔ میری مودبانہ گزارش ہے کہ دوست ان تجویز کردہ رہائش گاہوں میں ہی قیام فرمائیں۔ دوسری جماعت کی رہائش گاہ میں ٹھہرنے پر اصرار نہ کریں۔ رہائش مہمانوں کے اندازے کے مطابق مقرر کی جاتی ہیں۔ اگر اس کی پابندی نہ کی جائے تو ایک شہر یا ضلع کے دوست دوسرے شہر یا ضلع کی رہائش گاہ میں ٹھہر جائیں تو اس طرح بعض رہائش گاہوں میں جگہ کی سخت قلت ہو جاتی ہے۔ ایک طرف سب کو سونے کی جگہ بھی نہیں مل پاتی۔ اور دوسری طرف جگہ خالی بچ جاتی ہے۔

(۲) اسی طرح کھانا بھی اپنی اپنی رہائش گاہوں میں تناول فرمائیں۔ اگر بعض اصحاب اپنے عزیزوں یا دوستوں کے ساتھ دوسری رہائش گاہ میں کھانے کے وقت تشریف لے آتے ہیں تو اس سے تقسیم میں دقت پیش آتی ہے کیونکہ کھانے کی مقدار ایک اندازے کے مطابق منگوائی جاتی ہے۔ اگر اس کی پابندی نہ کی جائے تو ایک رہائش گاہ میں کھانا کم ہو جاتا ہے اور مزید منگوانے میں لازماً دیر ہو جاتی ہے جس سے پریشانی اور شکایت پیدا ہوتی ہے۔ اور دوسری جگہ کھانا ضائع ہو جاتا ہے

(۳) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے اوقات مقرر ہیں۔ اگر یہ وقت کھانے کے وقت سے ٹکرائیں تو اپنے مہمان نواز کو اطلاع کر دیں تاکہ ایسے دوستوں کے لئے کھانا محفوظ رکھا جاسکے۔

(۴) بیمار دوست اپنے مہمان نواز کو پہلے سے اطلاع دے دیں۔ تاکہ وہ ان کے لئے پہلے سے پرہیزی کھانے کا انتظام کرسکیں عین وقت پر بعض اوقات ضروری اور مناسب اشیاء فوری مہیا نہیں ہوتیں۔

(۵) ہر رہائش گاہ کے لئے مطبوعہ کارڈ مقرر ہے۔ جو دوست رہائش گاہ میں تشریف لاتے ہیں۔ مہمان نواز ان کو ایک کارڈ پیش کرتے ہیں۔ اگر کسی دوست کو نہ ملے تو خود اپنے مہمان نواز سے مل کر حاصل کرلیں۔ یہ انتظام اس لئے ہے کہ ایک تو ہر رہائش گاہ میں ٹھہرنے والے دوستوں کی صحیح تعداد کا علم ہو جاتا ہے اور اس کے مطابق کھانا منگوایا جاتا ہے اور دوسرے دوستوں کے سامان کی حفاظت ہوتی ہے۔ بعض دفعہ شرپسند عناصر کسی رہائش گاہ میں ٹھہر کر دوستوں کے سامان کو نقصان پہنچا جاتے ہیں۔

(۶) تانگوں اور دوسری سواریوں کا نرخ اور اشیائے خوردنی کے نرخ مقرر کر دیئے جاتے ہیں۔ ان نرخوں سے زائد قیمت ہرگز کسی کو ادا نہ کریں۔ اگر کوئی زیادہ کا مطالبہ کرے تو اس کی اطلاع مرکزی دفتر میں پہنچا دیں تاکہ ناحق کسی دوست کا روپیہ ضائع نہ ہو۔

(۷) جو دوست کاروں پر تشریف لاتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمت دی ہے اس کا شکر اس طرح بھی ادا کریں کہ ربوہ کے اندر کم سے کم کار استعمال کریں تاکہ پیدل چلنے والی عورتوں اور بچوں کو تکلیف نہ ہو۔ اگر بوجہ مجبوری استعمال کریں۔ تو رفتار ہلکی رکھیں تاکہ گرد اڑ کر دوسروں کی تکلیف کا باعث نہ ہو۔

(۸) امراء اور صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ خاکسار کی یہ گزارشات احباب جماعت تک پہنچا دیں اور ایسے نگران دوست مقرر فرمائیں جو جلسہ کے ایام میں ان کی پابندی کرائیں۔ یہ باتیں تو احباب کی سہولت اور آرام کی خاطر ہیں ورنہ ہم ربوہ کے خدام تو ہر وقت انشاء اللہ ہر طرح کی خدمت کے لئے تیار ہیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

یوروبا زبان میں ترجمہ

جوبلی سکیم کا اہم حصہ ہے جو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جاری فرمائی ہے۔

مستقبل کا منصوبہ

ٹروتھ نے مزید لکھا ہے کہ مستقبل میں جماعت احمدیہ نائیجیریا یہ منصوبہ بنا رہی ہے کہ یوروبا زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ، دیباچہ تفسیر القرآن از حضرت مصلح موعود کے ساتھ طبع کروایا جائے۔ اس سے یوروبا زبان جاننے والے طبقے کو قرآنی مضامین و مطالب سمجھنے میں آسانی ہو جائے گی۔ قرآن کریم کے مطالب کی اشاعت کے سلسلے میں ایک پروگرام یہ بھی ہے کہ انگریزی تفسیر قرآن کا یوروبا زبان میں ترجمہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں پہلے سے کام جاری ہے اور خاصی پیش رفت ہو چکی ہے چنانچہ سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی تفسیر پر مبنی ابواب کا ترجمہ ابادان مشن کی کوششوں سے مکمل ہو چکا ہے یہ حصہ فی الحال جماعت احمدیہ نائیجیریا اپنے پریس میں طبع کروا رہی ہے۔ مکرم اجمل صاحب نے اپنی رپورٹ میں احباب جماعت سے درخواست کی ہے کہ وہ جماعت نائیجیریا کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اشاعت قرآن کی حضور انور ایدہ کی جاری فرمودہ مہم میں بہترین خدمات بجا لانے کی توفیق دے۔ آمین۔

دفتر معلومات، فوری امداد و گمشدہ اشیاء

جلسہ سالانہ کے موقع پر خدا تعالیٰ کے فضل سے قریباً دو لاکھ مہمان مرکز سلسلہ میں تشریف لاتے ہیں۔ اس موقعہ پر نادانستہ بہت سی چیزیں تبدیل ہو جاتی ہیں یا گم ہو جاتی ہیں۔ جملہ احباب سے درخواست ہے کہ:۔

- اگر آپ کو نقدی یا کوئی اور گمشدہ چیز ملے تو بحفاظت اولین فرصت میں دفتر معلومات پہنچا کر ممنون فرمادیں۔
- اپنی نقدی۔ قیمتی زیورات اور دیگر اشیاء کی خود حفاظت کریں۔
- اپنے کم سن بچے آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیں۔ بچوں کے نام۔ ولدیت اور رہائش کا پتہ لکھ کر ضرور ان کی جیب میں ڈالے رکھیں۔ ایسے کوائف پر مشتمل بچوں کے لئے جیبی کارڈ دفتر معلومات سے حاصل کریں

دفتر معلومات

آپ کی خدمت کے لئے ۲۲ دسمبر سے دن رات ۲۴ گھنٹے کھلا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ناظم معلومات، فوری امداد و گمشدہ اشیاء)

پندرھویں صدی کے دوسرے جلسہ سالانہ میں شمولیت کا ارادہ آپ کو مبارک ہو

مشہور دواخانہ گوجرانوالہ۔ ربوہ

(حکیم نظام جان مرحوم والا)

ضروری وضاحت

مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۸۱ء کو الفضل کا ایک ضمیمہ شائع ہوا ہے جس میں حضور انور ایدہ اللہ کا احباب جماعت کے نام ایک خصوصی پیغام شامل اشاعت ہے۔ اس ضمیمے پر غلطی سے "قیمت ۵۵ پیسے" لکھی گئی ہے۔ اس ضمیمے کی کوئی قیمت نہیں یہ اخبار کے ساتھ مفت دیا جا رہا ہے احباب کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔ ادارہ اس فروگذاشت پر معذرت خواہ ہے۔

(منیجر الفضل)